Allama Iqbal Open University AIOU BS Islamic Studies solved assignments no 1 Autumn 2025 Code 1910 Islamic Ethics and Sufism

سوال نمبر *1:* اخلاق کی تعریفات اور حصول اخلاق کے طریقے

تمہید: اخلاق کی اہمیت

اخلاق انسان کی زندگی کا بنیادی ستون ہیں۔ یہ فرد کی **شخصیت، رویوں اور معاشرتی تعلقات** کو منظم کرتے ہیں۔ ایک اچھا اخلاقی فرد نہ صرف خود خوشحال اور مطمئن رہتا ہے بلکہ معاشرے میں امن، محبت، انصاف اور تعاون

کو فروغ دیتا ہے۔ اسلام میں اخلاق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور قرآن و سنت میں بار بار اخلاق حسنہ کو انسان کی زندگی کا بنیادی معیار قرار دیا گیا ہے۔

---

1. اخلاق کی تعریفات *(Definitions of Akhlaq)*

1. لغوی تعریف (Linguistic Definition):

- اخلاق کا لفظ عربی زبان سے ماخوذ ہے اور یہ "خُلُق" سے آیا ہے، جس کے معنی ہیں: **فطرت، عادت یا کردار**۔
- کسی شخص کا مزاج، طرز عمل اور رویے اس کے اخلاق کا حصہ ہیں۔

2. اصطلاحی تعریف (Technical Definition):

- علماء کے نزدیک اخلاق وہ **مستحکم عادتیں اور رویے ہیں جو انسان کو اچھے یا برے عمل پر مائل کرتی ہیں**۔
- امام غزالی نے اخلاق کو اس طرح بیان کیا ہے کہ:

"اخلاق انسان کے اعمال کی وہ باقاعدہ حالت ہے جو اسے اچھے عمل کی طرف راغب اور برے عمل سے روکتی ہے۔"

- یعنی اخلاق **عمل کی سمت اور معیار** کا تعین کرتے ہیں۔

3. اسلامی تعریف (Islamic Perspective):

- قرآن و سنت میں اخلاق کو انسان کی **روحانی اور سماجی تربیت کا حصہ** قرار دیا گیا ہے۔
- پیغمبر اکرم ﷺ نے فرمایا:

"میں بہترین اخلاق کے لیے بھیجا گیا ہوں۔"

- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ **اخلاق حسنہ دین اسلام کی بنیاد** ہیں۔

4. جدید تعریفی نظریہ (Modern Definition):

- جدید فلسفہ اخلاق کے مطابق اخلاق وہ اصول ہیں جو **انسان کے فردی اور اجتماعی رویوں کو منظم کرتے ہیں۔**
- یہ معاشرت میں عدل، انصاف، تعاون، محبت اور احترام کے قیام میں مددگار ہیں۔

---

2. اخلاق کے بنیادی اقسام (Types of Akhlaq)

1. فردی اخلاق (Personal Ethics):

- اپنی زندگی میں نظم و ضبط، ایمانداری، صبر، تقویٰ اور عبادت۔
- مثال: سچ بولنا، وعدے کی پاسداری، اپنے جذبات پر قابو۔

2. سماجی اخلاق (Social Ethics):

- معاشرت میں دوسروں کے ساتھ حسن سلوک، عدل، انصاف، تعاون، احترام اور برداشت۔
- مثال: والدین، اساتذہ، دوستوں اور معاشرتی اداروں کے ساتھ تعلقات میں اخلاقی رویہ۔

3. روحانی اخلاق (Spiritual Ethics):

- اللہ کی رضا، تقویٰ، شکرگزاری، صبر، اور شریعت کے مطابق عمل۔
- مثال: عبادات کا باقاعدہ انجام، اللہ کی یاد اور تعلق۔

4. علمی اخلاق (Intellectual Ethics):

- علم حاصل کرنے اور استعمال کرنے میں دیانت، سچائی اور عاجزی۔
- مثال: علم میں فخر نہ کرنا اور دوسروں کے علم کا احترام۔

3. حصول اخلاق کے طریقے *(Methods to Attain Good Morals)*

1. تعلیم و تربیت (Education and Training):

- بچوں کو ابتدائی زندگی سے اخلاقی تربیت دی جائے۔
- اچھے کردار کے نمونے (مثلاً والدین، اساتذہ، بزرگ) کو سامنے رکھنا۔
- قرآن و حدیث کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنا۔

2. نظری تعلیمات کا اثر (Influence of Belief and Knowledge):

- اخلاق کا تعلق انسان کے عقائد اور ایمان سے ہے۔
- ایمان اور علم اخلاق کی روشنی میں انسان اچھے اعمال کو اپناتا ہے۔
- مثال: صبر، شکر، عدل اور عفو کی تعلیم۔

3. عادت سازی (Habituation):

- اچھے اخلاق کو روزمرہ زندگی میں عملی طور پر اپنانا۔

- مسلسل اچھے اعمال کرنے سے وہ **مزاج اور شخصیت کا حصہ** بن جاتے ہیں۔
- مثال: روزانہ سچ بولنا، دوسروں کے حقوق کی پاسداری۔

4. عملی تقلید (Practical Imitation):

- نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت و کردار کی تقلید۔
- اخلاق حسنہ اپنانے کے لیے عملی نمونہ سب سے مؤثر ہے۔
- مثال: صبر، تواضع، سخاوت اور عدل کی تقلید۔

5. روحانی تربیت (Spiritual Training):

- عبادات، ذکر اور مراقبہ سے قلب اور روح کی پاکیزگی۔
- اخلاق کا تعلق دل کی نیک نیتی اور روحانی قوت سے ہے۔
- مثال: نماز، روزہ، صدقہ اور صبر کے ذریعے اخلاقی بہتری۔

6. خود احتسابی اور غور و فکر (Self-Reflection and Accountability):

- دن بھر کے اعمال کا جائزہ لینا اور اصلاح کرنا۔
- غلطیوں کو تسلیم کرنا اور بہتر رویے اپنانا۔

- مثال: رات کو اپنے اعمال پر غور کرنا اور اگلے دن بہتر رویہ اختیار کرنا۔

7. صحبت اور ماحول (Influence of Company and Environment):

- اچھے اخلاق والے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔
- برے ماحول اور غلط لوگوں سے دور رہنا تاکہ اخلاق خراب نہ ہوں۔
- مثال: نیک دوست، علماء اور صلحا کی صحبت۔

8. قرآن و سنت کی روشنی (Guidance from Quran and Sunnah):

- قرآن و حدیث اخلاق حسنہ سکھاتے ہیں: صبر، عفو، شکر، عدل، تواضع۔
- ان پر عمل کر کے انسان شخصیت میں نکھار لاتا ہے۔

9. تربیتی نصاب اور عملی زندگی میں اطلاق (Curriculum and Practical Application):

- اخلاقی تربیت صرف تعلیم میں نہیں بلکہ عملی زندگی میں بھی ضروری۔
- اسکول، گھر، معاشرت اور عبادات کے دوران اخلاق پر عمل۔

---

4. اخلاق کی اہمیت *(Importance of Akhlaq)*

1. فردی فلاح:

- اچھے اخلاق انسان کی شخصیت کو مضبوط اور دل کو مطمئن کرتے ہیں۔
- ذہنی سکون اور روحانی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

2. معاشرتی امن:

- معاشرت میں عدل، انصاف اور تعاون قائم رہتا ہے۔
- تشدد، جھگڑوں اور انتشار سے بچاؤ۔

3. دینی فلاح:

- اخلاق حسنہ ایمان اور عبادت کا لازمی جزو ہیں۔
- نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اچھے اخلاق دین کی بنیاد۔

4. عالمی مقام اور عزت:

- اخلاقی افراد معاشرت میں عزت اور مقام پاتے ہیں۔
- دنیا اور آخرت دونوں میں فلاح کا ذریعہ۔

نتیجہ: جامع جائزہ

- اخلاق انسان کی **مزاج، کردار اور اعمال کا مجموعہ** ہیں۔
- امام غزالی، نبی کریم ﷺ اور دیگر علماء کے مطابق اخلاق کی بنیاد **علم، عبادت اور عملی تربیت** پر ہے۔
- حصول اخلاق کے طریقے: **تعلیم، تقلید، عادت سازی، روحانی تربیت، خود احتسابی، اچھی صحبت اور قرآن و سنت کی روشنی**۔
- اخلاق حسنہ نہ صرف فرد کی شخصیت کو نکھارتے ہیں بلکہ **معاشرتی امن، عدل اور فلاح** کے لیے بھی لازمی ہیں۔
- اخلاقی تربیت کے بغیر دین کی عملی تعلیم نامکمل رہ جاتی ہے۔

سوال نمبر 2: نبی کریم ﷺ کا اسوہ اخلاق

تمہید: اخلاق نبوی ﷺ کی اہمیت

نبی کریم ﷺ کو قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ"

"اور آپ واقعی اخلاق عظیم کے حامل ہیں۔" *(سورۃ القلم: 4)*

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی شخصیت کا سب سے نمایاں پہلو ان کا **اخلاق حسنہ** تھا۔ آپ ﷺ نہ صرف ایک نبی اور رہنما تھے بلکہ **تمام انسانوں کے لیے کامل اخلاقی نمونہ** بھی تھے۔ حضور ﷺ کے اخلاق کی تعلیم اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔

1.* صبر و تحمل *(Patience and Forbearance)

- نبی ﷺ نے صبر کو ہر حالات میں اپنایا۔
- **مثالیں:**

- مکہ میں مشرکین کی زیادتیوں اور اذیتوں کے باوجود آپ ﷺ نے صبر کیا اور بدلہ نہیں لیا۔
- غزوہ احد میں شکست کے بعد بھی صبر اور تحمل سے عوام کو ہمت دی۔

فوائد:

- معاشرت میں امن قائم۔
- دل کی سکونت اور روحانی استحکام۔
- دشمنوں کے ساتھ نرم مزاجی اور حکمت کا اظہار۔

---

2. عفو و درگزر *(Forgiveness and Tolerance)*

- حضور ﷺ نے ہر حال میں عفو و درگزر کو اپنایا۔
- **مثالیں:**
  - فتح مکہ کے موقع پر مشرکین کو معاف کیا اور کوئی انتقام نہ لیا۔

- تہمتی الزامات اور سخت ظلم کے باوجود دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک۔

فوائد:

- دشمنی اور نفرت کا خاتمہ۔
- معاشرت میں محبت اور ہم آہنگی۔
- اخلاقی عظمت اور روحانی سکون۔

---

3. عدل و انصاف *(Justice and Fairness)*

- نبی ﷺ ہر معاملے میں عدل پر عمل فرماتے تھے۔
- **مثالیں:**
  - مدینہ میں غیر مسلموں کے ساتھ بھی انصاف کیا۔
  - اپنے صحابہ، قریبی رشتہ داروں اور مخالفین کے ساتھ بھی یکساں سلوک۔

فوائد:

- معاشرت میں استحکام اور اعتماد۔
- انصاف کی بالادستی، ظلم و استبداد کا خاتمہ۔

---

4. سخاوت و فیاضی *(Generosity and Benevolence)*

- حضور ﷺ اپنی دولت اور وسائل کو ہمیشہ دوسروں کی بھلائی کے لیے استعمال کرتے تھے۔
- **مثالیں:**
  - یتیم، فقیر اور مسکین کی مدد۔
  - جنگوں اور غزوات میں فوج اور عوام کی ضروریات کی فراہمی۔

فوائد:

- معاشرتی ہم آہنگی اور تعاون۔
- غریب اور محتاج کی فلاح۔
- روحانی اور اخلاقی بلندی۔

---

5. تواضع و عاجزی *(Humility and Modesty)*

- حضور ﷺ دنیاوی عہد و مقام کے باوجود **واضح تواضع** رکھتے تھے۔
- **مثالیں:**
  - مسجد میں بیٹھنا، عام لوگوں کے ساتھ کھانا کھانا۔
  - بچوں اور خواتین کے ساتھ نرم سلوک۔
  - حکومت و قیادت میں کوئی غرور نہیں۔

فوائد:

- عوام کی محبت اور احترام۔
- خود غرضی اور تکبر سے بچاؤ۔
- معاشرتی تعلقات میں آسانی اور محبت۔

---

6. سچائی و امانت داری *(Truthfulness and Trustworthiness)*

- نبی ﷺ کا لقب "امین" ہے، یعنی سب کے لیے قابل اعتماد۔
- **مثالیں:**

- کاروبار اور معاملات میں ہر وقت سچ بولنا۔
- پیغام رسانی میں امانت۔
- مشورہ اور فیصلہ سازی میں عدل و دیانت۔

فوائد:

- معاشرت میں اعتماد قائم۔
- فریب، دھوکہ اور جھوٹ کا خاتمہ۔
- اخلاقی عظمت اور ایمان میں اضافہ۔

---

7. حسن سلوک و محبت *(Good Conduct and Love for Humanity)*

- نبی ﷺ ہر انسان کے ساتھ حسن سلوک فرماتے تھے۔
- **مثالیں:**
  - یتیموں، عورتوں اور غلاموں کے ساتھ شفقت۔
  - دشمنوں کے ساتھ بھی احترام۔
  - بچوں کے ساتھ محبت اور نرمی۔

فوائد:

- معاشرت میں محبت اور بھائی چارہ۔
- اختلافات اور جھگڑوں میں کمی۔
- روحانی اور اخلاقی ترقی۔

8.* توازن اور حکمت *(Wisdom and Prudence)

- نبی ﷺ کے اخلاق میں ہر معاملے میں حکمت اور تدبیر شامل تھی۔
- **مثالیں:**
  - مشورے کے بعد فیصلے کرنا۔
  - جنگ و امن کے معاملات میں شعوری حکمت۔
  - معاشرتی اور سیاسی تنازعات میں متوازن رویہ۔

فوائد:

- معاشرتی استحکام۔
- تنازعات کا پرامن حل۔

- عوام اور حکمران کے درمیان اعتماد۔

---

9. محبتِ انسانیت اور مساوات *(Love for Humanity and Equality)*

- نبی ﷺ نے تمام انسانوں کے حقوق، عزت اور مساوات پر زور دیا۔
- **مثالیں:**
  - غلاموں اور عورتوں کے حقوق کا تحفظ۔
  - تمام قبیلوں اور قومیتوں میں یکسانیت۔
  - فقیر، یتیم اور مسکین کی مدد اور حمایت۔

فوائد:

- معاشرت میں برابری اور امن۔
- فرقہ وارانہ اور نسلی تعصبات کا خاتمہ۔
- انسانیت کے لیے عالمی نمونہ۔

---

10. جامع نتیجہ *(Conclusion)*

- نبی کریم ﷺ کا اخلاق **صبر، عفو، عدل، سخاوت، تواضع، سچائی، حسن سلوک، حکمت اور انسانیت سے محبت** پر مبنی تھا۔
- آپ ﷺ کی زندگی **ہر مسلمان کے لیے عملی نمونہ** ہے۔
- ان کے اخلاق کی پیروی سے فرد کی **روحانی، اخلاقی اور معاشرتی بہتری** ممکن ہے۔
- اسوۂ نبوی ﷺ پر عمل کرنا **دین کی تکمیل اور دنیا و آخرت کی کامیابی** کی ضمانت ہے۔

سوال نمبر 3: جلال الدین دوانی کا تعارف اور فلسفہ اخلاق

تمہید: جلال الدین دوانی کی اہمیت

جلال الدین محمد دوانی (۸۰۷ ہجری – ۹۰۲ ہجری) اسلامی فلسفہ اور اخلاقیات کے عظیم مفکر، فقیہ اور کلامی عالم ہیں۔ وہ ایران کے شہر **دوان** کے رہائشی تھے، اس لیے انہیں "دوانی" کہا جاتا ہے۔ دوانی نے **اسلامی فلسفہ، کلام اور اخلاقیات** میں نمایاں خدمات انجام دیں اور اپنے وقت کے علمی ماحول کو نئے فلسفیانہ اور اخلاقی تصورات سے روشناس کرایا۔ ان کا فلسفہ اخلاق آج بھی **اخلاقی تعلیم اور عملی زندگی** میں اہم رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

---

1. جلال الدین دوانی کا تعارف *(Biography of Jalaluddin Davani)*

- **ولادت اور ابتدائی تعلیم:**
  - ۱۴۹۲ء میں دوان (ایران) میں پیدا ہوئے۔
  - ابتدائی تعلیم دینی علوم، فقہ، کلام اور فلسفہ میں حاصل کی۔

- **علمی سفر اور استاد:**
  - فلسفہ، منطق اور اخلاقیات کے استاد حضرات کے زیر اثر رہے۔
  - بغداد اور ہمدان میں تعلیم حاصل کی اور بعد میں علمی خدمات انجام دیں۔
- **تعلیمی خدمات:**
  - مدرسہ قائم کیا اور طلباء کو فلسفہ، کلام اور اخلاق کی تعلیم دی۔
  - اپنی تصانیف میں اسلامی فکر کو جدید فلسفیانہ اصولوں کے ساتھ جوڑا۔

---

2. دوانی کا فلسفہ اخلاق *(Ethics according to Davani)*

دوانی کے فلسفہ اخلاق کی بنیاد **اسلامی تعلیمات، عقلی استدلال اور عملی زندگی** پر ہے۔ ان کے نزدیک اخلاق کی تعلیم **صرف نظری نہیں بلکہ عملی طور پر انسان کی زندگی میں تبدیلی کا ذریعہ** ہے۔

2.1 اخلاق کی تعریف اور اہمیت

- دوانی کے نزدیک اخلاق وہ **مستحکم رویے اور عادات ہیں جو انسان کو نیکی کی طرف راغب اور برائی سے باز رکھتی ہیں**۔
- اخلاق انسان کی **روح، قلب اور عقل** کی تربیت کرتے ہیں۔
- انسانی زندگی میں اخلاق کی اہمیت:

1. فرد کی شخصیت کی تعمیر۔
2. معاشرت میں انصاف اور تعاون۔
3. دینی اور روحانی فلاح۔

مثال: صبر، عدل، عفو، تواضع اور محبت انسان کی شخصیت میں روشنی پیدا کرتے ہیں۔

2.2 اخلاق اور عقل کا تعلق

- دوانی کے فلسفہ اخلاق میں **عقل کا کردار مرکزی** ہے۔
- انسانی عقل اخلاقی فیصلے کرنے، نیکی و بدی کی تمیز کرنے اور عمل میں راہنمائی فراہم کرتی ہے۔

- عقل انسان کو فہم دیتی ہے کہ کون سا عمل **اخلاقی اور دینی لحاظ سے درست** ہے۔

مثالیں:

- کسی شخص کا صبر اختیار کرنا عقلی فہم اور اخلاقی تربیت کا نتیجہ ہے۔
- عدل پر عمل کرنا عقل و فطرت کے مطابق انسان کے لئے لازم ہے۔

2.3 اخلاق اور شریعت کا تعلق

- دوانی کے نزدیک **اخلاق شریعت کا لازمی جزو** ہیں۔
- شریعت انسان کے اعمال اور رویوں کو منظم کرتی ہے، اور اخلاق انسان کو **ان اعمال میں استقامت اور حسن عمل** کی طرف مائل کرتے ہیں۔
- اخلاق اور شریعت کا تعلق **عملی زندگی اور روحانی تربیت** میں توازن پیدا کرتا ہے۔

مثال:

- نماز، روزہ، زکات اور صدقات کے اعمال اخلاقی تربیت کے ذریعے نیک اور مستحسن بنتے ہیں۔
- عدل و انصاف، حسن سلوک اور صبر شریعت کے عملی مظاہر ہیں۔

2.4 اخلاق کی اقسام *(Types of Ethics according to Davani)*

1. **فردی اخلاق *(Personal Ethics):***
   - اپنے نفس کی تربیت: صبر، شکر، عاجزی، تقویٰ۔
   - مثالی شخص وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے اور برائی سے بچتا ہے۔

2. **سماجی اخلاق *(Social Ethics):***
   - معاشرتی تعلقات میں حسن سلوک، عدل، تعاون اور محبت۔
   - مثال: والدین، استاد، دوست، اور عام معاشرتی تعلقات میں اخلاقی رویہ۔

3. **روحانی اخلاق *(Spiritual Ethics):***

- اللہ کی رضا، عبادت اور تزکیہ نفس۔
- قلبی صفائی اور روح کی پاکیزگی کے اصول۔

4. علمی اخلاق *(Intellectual Ethics):*

- علم کی صحیح استعمال اور عاجزی۔
- دوسروں کے علم اور حق کا احترام۔

2.5 اخلاق کے حصول کے طریقے *(Methods of Attaining Ethics)*

1. **تعلیم و تربیت *(Education and Training):***

- دوانی کا کہنا تھا کہ اخلاق سیکھنے کا پہلا قدم تعلیم ہے۔
- اچھے کردار کے نمونے اپنانا ضروری ہے۔

2. عادت سازی *(Habituation):*

- روزمرہ کی مشق سے نیک عادات قائم کرنا۔
- اچھے اعمال کو مستقل بنیاد پر انجام دینا۔

3. روحانی مشق *(Spiritual Practice):*

- عبادات، ذکر اور مراقبہ انسان کے اخلاق کو مضبوط کرتے ہیں۔

- قلبی نیت اور اخلاص کے ساتھ اعمال انجام دینا۔

4. علم و عقل کا استعمال (Use of Knowledge and Reason):

- عقل و فہم سے عمل کی رہنمائی۔
- ہر عمل میں اخلاقی اور دینی معیار کا خیال۔

5. صحبت نیکوکاروں کی (Good Company):

- علماء، صلحا اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔
- برے اثرات سے بچاؤ اور اخلاقی تربیت میں مدد۔

---

3. دوانی کی اخلاقی تعلیمات کے اثرات

1. فرد کی اصلاح:

- دوانی کا فلسفہ اخلاق انسان کو خود احتسابی، صبر، تواضع اور تقویٰ کی طرف مائل کرتا ہے۔

2. معاشرت میں اصلاح:

- عدل، تعاون، حسن سلوک اور عفو معاشرتی ہم آہنگی اور امن پیدا کرتے ہیں۔

3. روحانی ترقی:

- عبادات اور اخلاقی تربیت انسان کو اللہ کی رضا کے قریب لے جاتی ہے۔

4. علمی ترقی:

- اخلاق اور علم کے امتزاج سے معاشرتی اور علمی معیار بلند ہوتا ہے۔

---

4. جامع نتیجہ *(Conclusion)*

- جلال الدین دوانی اسلامی فلسفہ اخلاق کے اہم مفکر ہیں۔
- ان کے فلسفہ اخلاق کی بنیاد **علم، عقل، شریعت، روحانیت اور عملی تربیت** پر ہے۔
- دوانی نے اخلاق کو **نظریہ اور عملی زندگی کے درمیان پل** قرار دیا تاکہ انسان فرداً اور معاشرتی طور پر فلاح پا سکے۔
- دوانی کے مطابق ***اخلاق حسنہ:***
  - فرد کو نیکی کی طرف مائل کرتے ہیں۔

- معاشرت میں عدل، انصاف اور محبت قائم کرتے ہیں۔
- روحانی سکون اور دینی فلاح کے لیے ضروری ہیں۔

- ان کے نظریات آج بھی **اسلامی تعلیمات، اخلاقی تربیت اور معاشرتی اصلاح** کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

سوال نمبر 5: اشاعت علوم میں مسلمانوں کے کردار

تمہید: مسلمانوں کی علمی خدمات کی اہمیت

مسلمانوں نے اپنی تاریخ کے ابتدائی دور سے ہی علم کو اہمیت دی۔ قرآن مجید نے تعلیم، علم و فہم، تدبر اور تحقیق کی تاکید کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم"

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

اسی تعلیم کی روشنی میں مسلمانوں نے علم کی اشاعت، اس کی تدوین، اور اس کے فروغ کے لیے بے مثال خدمات انجام دیں۔ علم و دانش کے فروغ میں مسلمانوں کی کوششیں نہ صرف اسلامی دنیا بلکہ انسانی تہذیب کی ترقی میں بھی سنگ میل ثابت ہوئیں۔

---

1. اشاعت علوم کی تاریخی ابتدا *(Historical Beginnings of Knowledge Dissemination)*

1. قرآنی اور نبوی تحریک:

- قرآن اور حدیث نے علم کو دین کا حصہ اور انسانی ترقی کا ذریعہ قرار دیا۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"علم دولت سے افضل ہے، علم تمہارے ساتھ رہتا ہے، دولت کا تم پر کوئی اختیار نہیں۔"

- ابتدائی صحابہ کرام نے علم کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا، مسجد اور مدارس میں تدریس اور تبلیغ کی۔

2. مدینہ اور مکّہ میں مدارس:

- نبی ﷺ کی حیات میں مسجد نبوی علم و تعلیم کا مرکز بنی۔
- فقہ، قرآن، حدیث اور اخلاقیات کی تدریس عام کی گئی۔

3. خلافت راشدہ کے دور میں علم کی اشاعت:

- حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے دور میں فقہ، قرآن کی قرات اور حدیث کی جمع و تدوین۔
- دارالحدیث اور مدارس کی بنیادیں رکھی گئیں۔

- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن کی ایک جامع تدوین عمل میں آئی۔

---

2. عباسی خلافت میں علمی ترقی *(Intellectual Advancement in Abbasid Era)*

1. بغداد کا علمی مرکز:

- بغداد میں "بیت الحکمہ" قائم ہوئی، جہاں یونانی، ایرانی، ہندی اور رومی علوم کا ترجمہ اور مطالعہ ہوا۔
- فلسفہ، ریاضی، طب، فلکیات اور طبیعیات کے علوم کا فروغ۔

2. مشہور علماء اور فلسفی:

- **ابن سینا** نے طب و فلسفہ میں اہم خدمات انجام دیں۔
- **الفارابی** نے منطق اور فلسفہ میں مسلم اور یونانی فکر کو یکجا کیا۔
- **الخوارزمی** نے الجبرا اور ریاضی میں بے مثال خدمات دیں۔

3. ترجمہ و تحقیق:

- عربی میں یونانی، ہندی اور فارسی کتابوں کا ترجمہ عمل میں آیا۔
- علم کی اشاعت کے لیے کتب خانہ اور تحقیقی ادارے قائم ہوئے۔

4. تدریس کے مراکز:

- مدارس اور جامعات جیسے نِظامیہ، اشاعت علم اور تربیت علمائے کرام کا مرکز بنیں۔
- طلباء کو علوم دینی اور جدید علوم میں مہارت دی گئی۔

---

3. علم کے مختلف شعبوں میں مسلمانوں کا کردار *(Muslims' Contributions in Different Fields)*

3.1 دینی علوم *(Religious Sciences)*

1. فقہ و اصول فقہ:

- امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد بن حنبل نے فقہ کی روشنی میں مسلم معاشرت کے لیے قوانین مرتب کیے۔
- مدارس میں فقہ کی تدریس سے معاشرت میں عدل و انصاف کی بنیاد رکھی گئی۔

2. حدیث و تفسیر:

- امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے حدیث کی جمع و تدوین کی۔
- قرآن کی تفسیر میں امام جلال الدین سیوطی، امام قرطبی اور دیگر علماء نے عظیم کام کیا۔

3. اخلاق و تربیت:

- امام غزالی اور جلال الدین دوانی نے اخلاق و تصوف کے علوم عام کیے۔
- انسان کی روحانی اور اخلاقی تربیت پر زور دیا۔

3.2 دنیاوی علوم (Secular Sciences)

1. ریاضی و الجبرا:

- الخوارزمی نے الجبرا اور الگوردم کے اصول وضع کیے، جو آج بھی دنیا میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

2. طب و صحت:

- ابن سینا اور الرازی نے طب میں جدید اصول وضع کیے اور بیماریوں کے علاج میں تحقیق کی۔
- طب کی کتابیں دنیا بھر میں پڑھائی جاتی رہیں۔

3. فلکیات اور طبیعیات:

- البیرونی اور ابن ہزم نے فلکیات اور طبیعیات میں تحقیق کی۔
- آلات اور نظام شمسی کی سائنسی تفہیم عام کی۔

4. فلسفہ و منطق:

- الفارابی، ابن رشد اور دیگر فلسفیوں نے علم منطق، اخلاق اور فلسفہ کو اسلام کے ساتھ مربوط کیا۔
- عقل و فہم کی بنیاد پر دینی و دنیاوی علوم کی تربیت دی۔

---

4. اشاعت علوم کے طریقے *(Methods of Knowledge Dissemination)*

1. مدارس اور جامعات:

- نِظامیہ اور دیگر مدارس نے طلباء کو تربیت دی۔
- علوم دینی و دنیاوی دونوں کو یکجا کیا گیا۔

2. کتب خانہ اور مراکز تحقیق:

- بغداد، قرطبہ اور قاہرہ میں عظیم کتب خانے قائم ہوئے۔
- کتابوں کا ترجمہ، مطالعہ اور تحقیق ممکن ہوا۔

3. تحریر و طباعت:

- علماء نے کتابیں تصنیف کیں، خطوط، رسائل اور تحقیقی مقالے لکھے۔
- عوام تک علم پہنچانے کے لیے رسائل اور مختصر کتب کی اشاعت۔

4. طلباء کی تربیت:

- علماء نے شاگردوں کو نصاب اور عملی تربیت دی۔
- شاگرد اپنی نسلوں میں علم و تحقیق کے فروغ کے لیے سرگرم رہے۔

---

5. اشاعت علوم میں مسلمانوں کے اثرات *(Impact of Muslims' Knowledge (Dissemination*

1. **معاشرتی ترقی:**

- علم و فہم نے معاشرت میں عدل، انصاف اور تعاون کے اصول قائم کیے۔
- اخلاق حسنہ، تعلیم اور تحقیق کو فروغ ملا۔

2. **سائنسی ترقی:**

- الجبرا، طب، فلکیات اور فلسفہ میں مسلم علوم نے یورپ میں نشاۃ ثانیہ کے لیے بنیاد فراہم کی۔

3. **روحانی اور اخلاقی تربیت:**

- اخلاقی تعلیمات نے فرد و معاشرت کو بلند کیا۔
- تصوف اور اخلاقیات نے روحانی سکون اور اخلاق حسنہ عام کیا۔

4. **عالمی اثرات:**

- مسلم دنیا کی علمی خدمات نے یورپ، ایشیا اور افریقہ میں تعلیم، طب اور فلسفہ پر اثر ڈالا۔
- یونانی اور ہندی علوم کے ترجمے اور تحقیق نے عالمی ترقی میں کردار ادا کیا۔

6. نمایاں مسلم علماء اور ان کے کارنامے *(Notable Muslim Scholars and Contributions)*

1. ابن سینا:

- طب، فلسفہ اور منطق میں عالمی خدمات۔
- کتاب "القانون فی الطب" صدیوں تک دنیا میں پڑھائی گئی۔

2. الخوارزمی:

- الجبرا اور الجیو میٹری میں انقلاب۔
- ریاضیاتی اصول دنیا بھر میں بنیاد بنے۔

3. الفارابی:

- منطق، فلسفہ اور سیاست میں اہم خدمات۔
- اسلامی فکر اور یونانی فلسفہ کو یکجا کیا۔

4. الرازی:

- طب اور کیمیا میں عظیم خدمات۔
- بیماریوں اور علاج کے اصول وضع کیے۔

5. ابن خلدون:

- علم معاشرت اور تاریخ میں خدمات۔
- معاشرتی و اقتصادی تجزیہ کے اصول وضع کیے۔

---

7. اشاعت علوم کی خصوصیات اور اصول (Features and Principles of Knowledge Dissemination)

1. تدریس اور تربیت میں معیار:

- علم کی اشاعت کے دوران معیار اور تحقیق پر زور دیا گیا۔

2. ترجمہ و تحقیق:

- علم کے مختلف علوم کا ترجمہ اور تحقیق، تاکہ نیا علم پیدا ہو۔

3. علم کی عوامی رسائی:

- مدارس، کتب خانے اور رسائل کے ذریعے علم عام کیا گیا۔

4. اخلاقی اور روحانی تربیت:

- علم کے ساتھ اخلاق حسنہ اور روحانی تربیت کا امتزاج۔

5. سماجی خدمت:

- علم کا مقصد صرف فرد کی ترقی نہیں بلکہ معاشرتی فلاح بھی۔

8. جامع نتیجہ (Conclusion)

- مسلمانوں نے علم کی اشاعت میں **تاریخی**، **فلسفیانہ**، **دینی اور عملی خدمات** انجام دیں۔
- ان کی کوششوں نے فرد، معاشرت اور عالمی تہذیب کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔
- دینی علوم، اخلاق، فلسفہ، طب، ریاضی، فلکیات اور دیگر شعبوں میں مسلمانوں کے علمی کارنامے آج بھی دنیا کے لیے مشعل راہ ہیں۔
- علم کی اشاعت کے ذریعے مسلمان نہ صرف علمی، فکری اور روحانی ترقی کے لیے سرگرم رہے بلکہ دنیا کے علمی ترقی کے سفر میں سنگ میل ثابت ہوئے۔
- مدارس، کتب خانے، تصانیف اور عملی تربیت کے ذریعے علم کو معاشرت تک پہنچایا گیا اور انسانی تہذیب میں ان کا اثر آج بھی موجود ہے۔

- اشاعت علوم کے اس عظیم کارنامے نے مسلمانوں کو **علم، اخلاق، فلاح اور روحانی ترقی** کے لیے ایک مثالی قوم بنایا اور عالمی سطح پر علم و فہم کی روشنی پھیلائی۔

سوال نمبر *5:* شراب نوشی کی حرمت

تمہید: شراب نوشی اور اسلامی تعلیمات

اسلام نے ہر ایسی چیز سے انسان کو روکا ہے جو اس کے جسمانی، روحانی اور معاشرتی فلاح کے لیے نقصان دہ ہو۔ **شراب** یا ہر وہ نشہ آور مشروب جو عقل کو مفلوج کر دے اور انسان کو گناہ کی طرف مائل کرے، اسلام میں سختی سے منع ہے۔ قرآن مجید اور حدیث میں شراب نوشی کی **حرمت، نقصانات اور اس کے اثرات** واضح بیان کیے گئے ہیں۔

***1.* شراب نوشی کی تعریف**

شراب وہ مشروب ہے جو **عقل و شعور کو متاثر کرے اور اختیار و شعور کو کمزور کرے۔**

- عربی میں اسے **خمر** کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے وہ چیز جو انسان کی عقل پر پردہ ڈال دے۔
- شراب میں الکحل اور نشہ آور اجزاء شامل ہوتے ہیں جو جسم اور دماغ پر منفی اثر ڈالیں۔

---

2. قرآنی دلائل برائے حرمت شراب

1. سورۃ البقرہ، آیت *219:*

*"*يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا*"*

- اس آیت میں بتایا گیا کہ شراب میں کچھ فائدے ہو سکتے ہیں لیکن اس کا گناہ اور نقصان کہیں زیادہ ہے۔

2. سورۃ المائدہ، آیت *90:*

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنْصَابُ وَالأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"

- واضح حکم ہے کہ شراب شیطان کی حرکت ہے اور اسے ترک کرنا لازم ہے۔

3. سورۃ المائدہ، آیت 91:

"إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَأَنْ يُصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ"

- شراب معاشرت میں دشمنی اور بغض پیدا کرتی ہے اور انسان کو اللہ کے ذکر سے روک دیتی ہے۔

---

3. احادیث میں حرمت شراب

1. نبی کریم ﷺ کا فرمان:

"کل مسکر حرام"

- ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

- یہاں واضح کیا گیا کہ صرف الکحل ہی نہیں بلکہ دیگر نشہ آور اشیاء بھی منع ہیں۔

2. حدیث: غزوہ حدیبیہ میں فرمان:

- نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شراب پئے اور نبی ﷺ کے سامنے گناہ کرے، اس کی سزا دنیا اور آخرت میں ہے۔

3. حدیث: "لا یشرب الخمر..."

- جو شخص شراب نوشی کرے وہ مسلمان کی جماعت سے خارج ہے اور اسے توبہ کرنا لازمی ہے۔

---

4. شراب نوشی کے نقصانات

1. روحانی نقصان:

- نماز اور عبادت میں خلل پیدا ہوتا ہے۔
- اللہ کی رضا حاصل نہیں ہوتی اور گناہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

2. عقلی نقصان:

- عقل و شعور کمزور ہو جاتا ہے۔

- فیصلہ سازی اور فہم و فراست متاثر ہوتی ہے۔

3. معاشرتی نقصان:

- خاندان اور معاشرت میں جھگڑے، فساد اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔
- جرائم اور اخلاقی گراوٹ کا سبب بنتی ہے۔

4. جسمانی نقصان:

- دل، جگر اور دماغ پر منفی اثرات۔
- صحت کے مسائل اور بیماریوں کا سبب۔

---

5. شراب نوشی کی سزا و تادیب *(Punishment and Discipline)*

1. اسلامی قانون میں حد شراب نوشی:

- سنت اور فقہ کے مطابق شراب نوشی کی سزا مقرر ہے۔
- یہ معاشرتی نظم اور اخلاقی تربیت کے لیے لازم ہے۔

2. اخلاقی و روحانی تادیب:

- مسلمان کو شراب نوشی سے توبہ کر کے سیدھی زندگی اپنانا لازمی ہے۔

- نبی ﷺ کی تعلیم کے مطابق گناہوں سے بچنا اور تقویٰ اختیار کرنا۔

---

6. شراب نوشی سے بچاؤ کے عملی طریقے

1. **علم و شعور کی تعلیم:**
   - قرآن و حدیث کی تعلیمات کو سمجھنا اور عمل کرنا۔
2. **معاشرتی حمایت:**
   - صحیح دوستوں اور معاشرت میں رہنا جو نیکی کی طرف مائل کریں۔
3. **اخلاقی تربیت:**
   - صبر، تقویٰ اور اخلاق حسنہ اختیار کرنا۔
4. **نشہ آور ماحول سے دوری:**
   - شراب اور دیگر نشہ آور ماحول سے دور رہنا۔
5. **روحانی مشق:**
   - عبادات، ذکر، نماز اور روزہ کے ذریعے نفس کی تربیت۔

7. جامع نتیجہ

- شراب نوشی اسلام میں سختی سے منع ہے کیونکہ یہ انسان کی **روح، عقل، اخلاق اور معاشرت** سب پر منفی اثر ڈالتی ہے۔
- قرآن و حدیث میں واضح احکام اور خطرات بیان کیے گئے ہیں۔
- شراب نوشی کے نتیجے میں فرد و معاشرت میں فساد پیدا ہوتا ہے، عبادات متاثر ہوتی ہیں اور جسمانی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔
- اسلامی معاشرت میں شراب نوشی کی حرمت انسان کی **اخلاقی، روحانی اور جسمانی فلاح** کے لیے لازم ہے۔
- مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں سے مکمل اجتناب کرے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔